بسم اللہ الرحمن الرحیم

آن لائن چیز منگوائی تو ڈلوری چارجز کس پر ہوں گے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے آن لائن کوئی چیز دیکھی اور بائع سے فون پر رابطہ کرکے اسے خریدلیا، خریدنے کے بعد اس شخص (یعنی مشتری) کے گھر اس چیز کو پہنچانے کے اخراجات کس پر لازم ہوں گے، بائع پر یا مشتری پر؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

جواب

شریعت اسلامیہ کی رو سے خرید و فروخت ہوجانے کے بعد بائع (چیز بیچنے والے) کی ذمہ داریوں میں سے یہ ہے کہ وہ مبیع (بیچی گئی چیز) کو مشتری (خریدار) کے سپرد کرے اور مشتری اس مبیع کا ثمن بائع کے سپرد کردے، جہاں تک آن لائن خرید و فروخت کا تعلق ہے، تو چونکہ یہاں مبیع مشتری کے سپرد کرنے میں اخراجات لازم آتے ہیں اور ان اخراجات کے ادائیگی کس پر لازم ہوگی؟ اس حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے:

(1) اگر بائع اور مشتری کے درمیان معاہدہ میں متعین ہوکہ ہوم ڈیلیوری چارجز بائع یا مشتری میں سے کوئی ایک ادا کرے گا، تو پھر معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے اس شخص پر ادائیگی لازم ہوگی، جیسے بائع کی طرف سے صراحت ہوکہ ہوم ڈیلیوری فری ہے یا اخراجات میرے ذمہ ہیں، تو پھر ڈیلیوری چارجز بائع پر لازم ہوں گے۔ اسی طرح معاہدہ میں بائع نے اگر بالصراحت کہہ دیا ہوکہ ڈیلیوری چارجز الگ سے لاگو ہوں گے، جوکہ مشتری ادا کرے گا، تو اس صورت میں ان کی ادائیگی مشتری پر لازم ہوگی۔

(2) اگر ہوم ڈیلیوری چارجز متعین نہ ہوں، تو پھر عرف و عادت پر محمول کیا جائے گا کہ عرف میں یہ اخراجات اگر بائع ادا کرتا ہے، تو بائع پر لازم ہوں گے اور اگر مشتری ادا کرتا ہے، تو مشتری پر لازم ہوں گے، کیونکہ جو چیز عرفاً مشروط ہو وہ شرعاً مشروط کے حکم میں ہوتی ہے۔

(3) اگر ڈیلیوری چارجز کی ادائیگی کے حوالے سے عرف بھی نہ ہو، تو پھر ان کی ادائیگی بائع پر لازم ہوگی کہ مبیع کو سپرد کرنا بائع پر لازم ہوتا ہے اور سپرد کرنے میں جو اخراجات آئیں گے، وہ بھی بائع ہی ادا کرے گا۔

بیع ہوجانے کے بعد مشتری پر ثمن اور بائع پر مبیع سپرد کرنا لازم ہوتا ہے۔ جیسا کہ الفقہ الاسلامی وادلہ میں ہے:

”یجب علی المشتري تسلیم الثمن، وعلی البائع تسلیم المبیع“

ترجمہ: (بیع ہوجانے کے بعد) مشتری پر ثمن سپرد کرنا لازم ہے اور بائع پر مبیع سپرد کرنا لازم ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد 5، صفحہ 3384، مطبوعہ دارالفکر، دمشق)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: ”بائع پر واجب ہے کہ مبیع کو مشتری کے حوالہ کرے اور مشتری پر واجب کہ بائع کو ثمن دے دے۔“ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 617، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر معاہدہ میں بائع یا مشتری میں سے کسی ایک پر ہوم ڈیلیوری چارجز متعین کردیے گئے ہوں، تو اسی پر ادائیگی لازم ہوگی۔ جیسا کہ درر

الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے :

"إذا بیع مال علی أن یسلم في محل کذا لزم تسلیمه في المحل المذکور مثال ذلك أن یبیع شخص حنطة من مزرعة له علی أن یسلمها إلی المشتري في داره فیجب علیه تسلیمها إلی المشتري في داره و کذلك إذا شرط تسلیم المبیع الذي یحتاج إلی مئونة في نقله إلی محل معین فیجب تسلیمه هناك"

ترجمہ : جب مال اس شرط پر بیچا جائے کہ اسے فلاں جگہ پر سپرد کیا جائے گا، تو اسی متعین جگہ پر اس کا سپرد کرنا لازم ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کھیتی کی گندم اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ خریدار کے گھر پہنچا کر دے گا، تو اس پر لازم ہے کہ وہ گندم خریدار کے گھر ہی پہنچا کر دے۔ اسی طرح اگر ایسی مبیع کو سپرد کرنے کی شرط لگائی جائے جس کی نقل و حمل میں خرچ آتا ہو اور کسی خاص جگہ پر سپرد کرنے کی شرط ہو، تو اسے وہیں سپرد کرنا لازم ہوگا۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد 1، صفحہ 270، مطبوعہ دار الجیل)

الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ میں ہے :

"وإذا بیع مال علی أن یسلم في مکان کذا لزم تسلیمه في المکان المذکور"

ترجمہ : اور جب مال اس طور پر بیچا گیا کہ اسے فلاں جگہ سپرد کیا جائے گا، تو اسی جگہ مال کو سپرد کرنا لازم ہے۔ (الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ، جلد 38، صفحہ 370، مطبوعہ دار السلاسل، الکویت)

اگر معاہدہ کے وقت کوئی صراحت نہ ہو، تو پھر عرف و عادت پر محمول کیا جائے گا کہ معروف مشروط کی طرح ہوتا ہے۔ چنانچہ مجلۃ الاحکام میں ہے :

"مایباع محمولا علی الحیوان کالحطب والفحم تکون اجرة نقله وایصاله الی بیت المشتری جاریة علی حسب عرف البلدة وعادتها"

یعنی جو چیزیں جانوروں پر لاد کر بیچی جاتی ہیں جیسے لکڑیاں، کوئلہ، تو اس کو منتقل کرنے اور مشتری کے گھر تک پہنچانے کی اجرت شہر کے عرف و عادت کے مطابق جاری ہوگی۔ (مجلۃ الاحکام، الفصل الرابع فی مؤنۃ التسلیم ولوازم اتمامہ، صفحہ 58، مطبوعہ آرام باغ کراچی)

الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ میں ہے :

"والمعروف بین التجار کالمشروط بینهم، قال السرخسي: والمعلوم بالعرف کالمشروط، وفیه أیضا: الثابت بالعرف کالثابت بالنص"

ترجمہ : تاجروں کے درمیان جو بات معروف ہو، وہ ان کے درمیان مشروط کی طرح ہوتی ہے۔ امام سرخسی فرماتے ہیں کہ عرف کے ذریعے معلوم ہونے والی چیز مشروط کی طرح ہوتی ہے۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ جو چیز عرف کے ذریعے ثابت ہو، وہ نص کے ذریعے ثابت ہونے کی مانند ہوتی ہے۔ (الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ، جلد 30، صفحہ 56، مطبوعہ دار السلاسل، الکویت)

اگر ہوم ڈیلیوری چارجز کی ادائیگی کے متعلق عرف بھی نہ ہو، تو پھر بائع پر لازم ہوں گے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے : "والتسلیم علی البائع فکانت مؤنة التسلیم علیه" ترجمہ : مبیع سپرد کرنا بائع پر لازم ہوتا ہے، پس سپرد کرنے کے اخراجات بائع پر لازم ہوں گے۔ (بدائع الصنائع، جلد 5، صفحہ 243، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے :

"المصارف المتعلقة بتسلم المبیع تلزم البائع وحده۔۔۔ولما کان تسلیم المبیع لازما له فیلزمه مایتم به نفقة مایکون به تسلیم المبیع لازمة له"

ترجمہ: مبیع کو سپرد کرنے کے متعلق اخراجات صرف بائع پر لازم ہوں گے۔ جب مبیع کو حوالے کرنا بائع پر لازم ہے، تو جو اخراجات مبیع کی حوالگی کو مکمل کرنے کے لیے ضروری ہوں، ان کی ذمہ داری بھی بائع ہی پر ہوگی۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد 1، صفحہ 271، مطبوعہ دار الجیل)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0187

تاریخ اجراء: 29 رجب المرجب 1447ھ/19 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net